السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقہ میں جب کوئی موت واقع ہوتی ہے تو غریب یا متوسط طبقہ سے ہو کفنی پر شہادتیں لکھ کر میت کے سینہ پر رکھ کر دفن کرتے ہیں پھر اسقاط کے نام پر کچھ رقم بعض علاقوں میں توشہ کے نام سے غلہ نمک چھوہارے وغیرہ قبر پر لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں اچھی گزران والے لوگ حفاظ قبر پر چند دن بٹھاتے ہیں اور میت کے ورثاء ایک کاپی رکھ دیتے ہیں آنے والے لوگ اپنا نام لکھا کر حسب توفیق 10،20 یا زیادہ روپے دے کر جاتے ہیں اسی دن یا دوسرے دن قبر پر روشنی آگ یا لالٹین جلا کر 40 دن رکھتے ہیں پھر ختم قرآن کا سلسلہ ہر جمعرات سے جاری ہو کر کوئی پکے چالیس کوئی کچے یعنی جس دن جمعرات ہو چالیسواں کرتے ہیں ان تمام امور میں ہم رکاوٹ ڈالتے ہیں مگر اکثریت پر اثر نہیں ہوتا کیا ان کاموں سے روکنے کے باوجود جو نہ رکے یا اگر میت کا ہفتہ وار ختم ہو اور دعوت اس طرح ہو کہ آپ میت کے گھر دعوت ۔ کھائیں گے اس صورت میں بغیر ختم پڑھے گاؤں کے رواج کے مطابق وہ کھانا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مذکور امور بعض وجوہات کی بناء پر ناجائز ہیں ۔

(1) عہد نبوت صلی اللہ علیہ وسلم اور عہد صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین وتابعین وتبع تابعین میں ان کا کوئی نام ونشان نہ تھا اگر اس طریق سے گناہ معاف ہوتے تو کیا ان گناہ کی معافی کی ضرورت نہ تھی ؟ یا وہ میت کے خیر خواہ نہ تھے ؟ یا ان کو نیک کاموں کا شوق نہ تھا ؟ جب یہ سب باتیں تھیں بلکہ ہم سے بڑھ کر وہ ایسی باتوں کا خیال رکھتے تھے تو پھر کیا وجہ ہے خیر القرون میں اس کا ثبوت نہیں ملتا ؟ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے اسقاط سے میت کے گناہ معاف نہیں ہوتے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

«من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار» (مشکواۃ) (1)

یعنی "جو مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنائے ۔"

«من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہورد» (مشکواۃ) (2)

اور ایک روایت میں ہے کہ ایسا شخص لعنتی ہے ۔ (3) بلکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ہر نیا کام دین میں مردود ہے ۔ خواہ اس کی ضرورت ہو یا نہ ہو ۔ پس اسقاط کرنے والوں کو چاہیے کہ یا تو خیر القرون سے اس کا ثبوت دیں یا اللہ سے ڈریں اور ایسے کاموں سے باز آجائیں جو بجائے ثواب کے اللہ کی ناراضگی کا باعث ہیں ۔ (ماخوذ از رسالہ رد بدعات شیخنا محدث روپڑی)

ایسی مجالس میں شرکت سے ہر صورت احتراز کرنا چاہیے ۔ قرآن میں ہے :

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ (النساء : 140)

''اور اللہ نے تم مومنوں پر اپنی کتاب میں (یہ حکم) نازل فرمایا ہے کہ جب تم (کہیں) سنو کہ اللہ کی آیتوں سے انکار ہو رہا ہے ۔ اور ان کی ہنسی اُڑائی جاتی ہے ۔ تو جب وہ لوگ اور باتیں (نہ) کرنے لگیں ان کے پاس مت بیٹھو ورنہ تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے ۔''

1۔ صحیح البخاري کتاب العلم باب اثم من کذب..... (106 الی 110) صحیح مسلم فی المقدمۃ باب تغلیظ الکذب..... (2 الی 5)

2۔ صحیح البخاري کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود (۲۶۹۷)

3۔ صحیح البخاري کتاب فضائل المدینۃ باب حرم المدینۃ (1867.187)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص620

محدث فتویٰ